مولانا سلیم بہادر ملکانوی*

درد آشنا

شعر وشاعری کے حوالے سے برصغیر پاک وہند میں فانی بدایونی معروف ومشہور ہیں اوراہل ادب میں استاذ شعراء کی فہرست میں ان کا نام آتا ہے۔سخن سناش اور قدر شناس حضرات نے ان کے کلام کوسر آنکھوں پر رکھا ہےاور یہ بھی حقیقت ہے کہ ان کا کلام اردو زبان وادب کا عمدہ اور اہم ذخیرہ ہےاور اگر فانی تخلص کے حوالے سے ذکر چھڑ جائے تو دل ودماغ انہی فانؔی بدایونی کی یاد سے ہی معمور ہوتا ہے۔لیکن آج ہم ایک اور فانی کا ذکر کررہے ہیں' یہ بدایوں کے ہیں نہ اردو زبان کے کسی علاقہ کے ہیں۔البتہ یہ ضرور ہے کہ انہیں اردو اور اردو والوں سے محض سرسری نیاز ہی نہیں بلکہ تعلق خاطر ہےاور بقول ہمارے ان ممدوح کے ''مجھے اردو سے ہزار درجہ پیار ہے'' ان فانی کا تعلق پتھروں کے زمانے سے تو بالکل نہیں البتہ پتھروں اور پہاڑوں کے علاقہ سے ضرور ہے اوران کی مادری زبان اصل پشتو ہے لیکن گفتگو' شعر وشاعری اور رنگینیاں صرف پشتو تک ہی محدود نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر معاملہ عربی اور فارسی سے ہوتا ہوا اردو تک آپہنچا ہے۔

نئے جہاں بسائے ہیں فکر آدم نے
اب اس زمیں پہ ارم ہی نہیں کچھ اور بھی ہے

یہ حضرت فانی ! مولانا محمد ابراہیم فانی ہیں' جنہیں مناسب قدوقامت کے ساتھ ساتھ خوبروئی کی اضافی دل آویزی حاصل تھی' پیاری' میٹھی' دھیمی اور دل موہ لینے والی گفتگو کا طرز وانداز ان کا شعار تھا۔اورانہوں نے نماز' روزہ اور علم کے ماحول میں آنکھ کھولی تھی۔

والدمحترم حضرت علامہ مولانا عبدالحلیم زروبیؒ بہت بڑے عالم دین تھے' اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت موصوف دارالعلوم حقانیہ ایسے مرکز علم وعمل میں ''صدرالمدرسین'' جیسے معزز ترین عہدہ پر فائز تھے اور ہزاروں فضلاء حقانیہ کے سروں کے تاج تھے اور تقویٰ' تدین تشرع اور للّٰہیت اس پر مستزاد تھی۔

ہر مدعی کے واسطے دار ورسن کہاں یہ رتبہ بلند ملا جسے ملا

---

* استاد حدیث جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا

ذالك فضل الله يوتيه من يشاء

حضرت فانیؒ نے اس پاکیزہ ماحول میں پرورش پائی تو اس کا فطری تقاضا تھا کہ آپ میں بچپن ہی سے صالحیت کے آثار ہوں اور بعد کی آپ کی صالح زندگی کی عمارت اس پر قائم ہو، تو واقعہ یہ ہے کہ آپ نیک، صالح اور متقی اور پرہیزگار انسان تھے اور آپ کے اندر کی، صالح صفات آپ کی ایک ایک ادا سے ٹپکتی تھیں اور پھر علمی آغوش میسر آئی حضرت والد صاحب رحمہ اللہ کے علاوہ علم سے معمور حقانیہ ایسا دارالعلوم تھا، جہاں علمی زمزموں سے کان آنا اور سامعہ نواز ہی نہیں بلکہ علمیت غذا کے طور پر نصیب تھی جس کی نقد برکت یہ ظاہر ہوئی کہ حضرت فانی صاحب، ایک جید عالم تھے، کہنہ مشق مدرس تھے، بہترین مدبر تھے، ایک ماہر اتالیق تھے اور ''ایوان شریعت'' میں شیخ حدیث تھے۔

غافل نیم زاراہ ادب　　　غافل نیم زراہ علم

حضرت فانیؒ کی پوری زندگی اسی علم وادب کے پیچ وخم میں گذری، فانی یہیں پلا، یہیں بڑھا، یہیں برگ و بار لایا، یہیں چمکا، یہیں سب کو چکاچوند کیا اور یہیں نچھاور ہوا اور علم کی اسی وادی میں فنا ہوا۔

طے می شود ایں راہ بر درخشیدن برقے　　　مابے خبراں منتظرِ شمع و چراغیم

اور

نیروئے عشق بیں کہ دریں دشت بیکراں　　　گامے نہ رفتہ ایم وبہ پایاں رسیدہ ایم

حضرت مولانا محمد ابراہیم فانیؒ ایک فطری شاعر بھی تھے، انتہائی نازک اورحساس دل رکھتے تھے، ان کی شاعری کی جولانگاہ مادری زبان پشتو ہی نہیں بلکہ فارسی اور اردو کے علاوہ عربی پر بھی مشق سخن جاری تھی اور انہوں نے مذاقِ سخن رکھنے والوں خوب خوب دادِ سخن سمیٹی! بحمدللہ آپ کے کلام کو بالعموم پذیرائی حاصل تھی، ملک بھر کے مختلف جرائد میں آپ کلام شائع ہوا۔ حتیٰ کہ حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیب صاحبؒ کے سانحہ ارتحال پر جو عربی میں مرثیہ لکھا وہ ''الحق'' میں شائع ہوا۔ پھر ''الحق'' ہی کی بوساطت سے دیوبند کے ''الثقافۃ'' میں شائع ہوا، میرے سامنے حضرت فانی صاحب کے شاعرانہ کلام کا اردو مجموعہ ''نالہ زار'' ہے۔انہوں اس کا آغاز لا الہ الا اللہ کے مبارک عنوان سے کیا ہے۔فرماتے ہیں:

شراب ذکر سے آباد میکدہ دل کا　　　چراغ طور یقین لا الہ الا اللہ

ہجوم یاس میں بس اک یہی سہارا ہے　　　خمارہ بادۂ دیں لا الہ الا اللہ

حضورِ رب میں ملی لذت جبیں سائی　　　مکانِ دل کا مکیں لا الہ الا اللہ

اور آقا حضور ختمی مرتبت سرور کونین علیہ الف الف التحیۃ والتسلیم کے حضور محبت وعقیدت کے گن یوں گاتے ہیں:

بہر نصرت آ گئے کتنے ملائک بدر میں　　　اللہ اللہ عظمت وشان دعائے مصطفیٰ

روضۂ اطہر ترا ہے جلوہ گاہ قدسیاں　　　عالم امکاں میں ہے ہرسوئے ضیائے مصطفیٰ

اور آخر میں فرماتے ہیں: ؎

باعث تسکین جان وروح ہے یاد نبی
کیف آور ہے یہ ذکر جانفزائے مصطفیٰ

ایک غزل کے چند اشعار ہیں:

راشوق جبیں سائی نہ انداز نوا بدلا — مگر تیرا نہ اے ظالم یہ عنوان جفا بدلا
تغافل ان کی عادت ہے منا جائیں مرا شیوہ — نہ وہ طراز ادا بدلے نہ میں رنگ دعا بدلا
کبھی تو مہرباں ساقی کبھی بے مہر بنتے ہو — رویہ آپ کا ہم سے خدارا بارہا بدلا

''رشک بتان آزری'' کے عنوان سے حضرت امیر خسروؒ کی غزل پر تضمین لکھی' فرماتے ہیں:

بسمل من از ہجراں شدم برحوال خود نالیدہ ام — برمن نگہ کن دلربا درخاک وخوں غلطیدہ ام
اے گل عذار نازنیں برزلف تو گرویدہ ام — آفاقھا گردیدہ ام مہربتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

ایک اور تضمین میں فرماتے ہیں:

بہر سو رقص چشم حور شب جائیکہ من بودم — ہر اک وار ان کا بھرپور شب جائیکہ من بودم
نگاہ ناز سے لبریز پیمانے پیے ہم نے — رہی دنیائے دل مخمور شب جائیکہ من بودم
جنوں کو کامراں دیکھا خرد کو سرگرداں پایا — نرالے تھے وہاں دستور شب جائیکہ من بودم

ایک غزل کے مقطع میں کہتے ہیں:

آج دل کے نام فانی سال نو کی یہ غزل
جان من! موج حوادث سے نہ گھبرانا ذرا

حضرت فانیؒ میں یہی علم وادب تھا اور عمل تھا اور ان پر مستزاد اخلاص وفنائیت تھی او رغذا کے طور پر تھی اور یہی ان کا درد تھا' یہی علاج تھا اور یہی شفا تھی۔

تداویت من لیلیٰ بلیلیٰ عن الھوی — کما تداوی شارب الخمر بالخمر

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

☆ ☆ ☆